رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

بدر

قادیان
دار الامان
سے

یھدی اللہ لنور من یشاء

مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۸ء

جلد ۹ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ڈوان | نمبر ۱۶،۱۵

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

...ہ سالانہ عوام سے ۸ ۱
...شماہی ۸ ۱
...ا سے امتیازی قیمت ۱۲ ۱
...سے حضرات کے اسماء گرامی اخبار ...سرپرستوں کی فہرست میں لکھے ...ینگے۔ اس کے علاوہ جو کچھ عنایت ...ین عطیہ تصور ہوگا۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور ... کرنا اور دیگر مذاہب پر ... بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں ... اسلام کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گردد... سے منور ... چہرہ سے بدلائل عقل... ...نا۔
(۴) حضرت باوا نانک ... تعلیم کو سکھ صاحبا... ...ہ کی ... اسلام کی دعو... ...انہیں
(۵) گورنمنٹ بر... ...ہی۔

گویا ہوتا ہے

مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ اخبار میں درج ہوگی یہ مختصر رپورٹ چودھری عبدالرحمن صاحب کلرک دفتر ریذیڈنٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھیجی تھی جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ ایڈیٹر۔

مخدوم و مطاع امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ آنحضور پرنور کی طبیعت علیل ہے دل کو رنج ہوا اور تہ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ فضل و کرم سے آنحضور کو صحت کلی جلد عطا فرماوے

شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان بیرون ڈیرہ اسماعیل خان میں حسب الطلب بابو عمر دراز خان صاحب کلرک محکمہ بائک ماسٹری برائے مناظرہ آریہ صاحبان تشریف لائے۔ بتاریخ ۱۹ اپریل ۱۹۱۸ء آئے۔ شام کا وقت تھا۔ اس روز تو تعین وقت برائے مناظرہ کے لئے کوئی محرک نہ ہوسکا۔ کیونکہ نا وقت تھا۔ مگر دوسرے روز صبح کو پریذیڈنٹ آریہ سماج ڈیرہ کی خدمت میں تحریر بھیجی گئی کہ شیخ صاحب آگئے ہیں۔ وقت مناظرہ تعین کردیا جاوے تاکہ شیخ صاحب پنڈال آریہ سماج میں آجاویں پریذیڈنٹ (جس کا نام رائے صاحب لالہ بیلی رام۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ڈیرہ اسماعیل خان ہے) نے زبانی کہلا بھیجا کہ عمر دراز خان وغیرہ تشریف لے آویں۔ زبانی معاملہ طے ہوجاوے گا۔ چنانچہ چند اصحاب ان کی خدمت میں آریہ سماج کے مندر میں گئے اور ان کی باتوں سے پایا گیا کہ کسی نہ کسی حیلہ سے راہ فراری اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ ایک حجت انہوں نے یہ لگائی کہ چونکہ مسلمانوں اور آریوں کا باہمی مباحثہ ہے اور یہ خیال تھا کہ صرف چند چیدہ تعلیم یافتہ اصحاب ہی شامل ہوں گے۔ مگر اب معاملہ بہت مشہور ہوگیا ہے اور تمام گروہ بلا امتیاز تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ شامل ہوں گے اور چونکہ اس جلسہ میں باین وجہ نقص امن پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اس وجہ سے پولیس کو اطلاع دینی ضروری ہے پس ضرور ہے کہ بخدمت کپتان صاحب پولیس ڈیرہ ہر دو فریق کے سربرآوردہ جاکر اجازت برائے جلسہ حاصل کریں۔ اس کا جواب دیا گیا کہ چونکہ مدعو کرنیوالی آریہ سماج ہے پس اس کے ذمہ یہ کام ہونا چاہیئے۔ بالآخر آریہ سماج نے مباحثہ سے انکار کردیا اور ہم سب کو اس سے کمال مایوسی ہوئی کہ جس ضروری اور اہم کام کے لئے شیخ محمد یوسف صاحب اتنی مسافت کے باوجود تکلیف اٹھا کر تشریف لائے وہ کام ہی نہ ہوا مگر بعد ازاں تجویز کی گئی بسر خود ایک جلسہ کیا جاوے جس میں شیخ صاحب کی تقریر ہو چنانچہ ۲۱ اپریل ۱۹۱۸ء کو بعد از طے مشکلات در میانی در بارہ حصول دسامان ضروری و انتظام و اخفاء باشندگان شہر بوقت پانچ بجے شام شیخ صاحب کا لکچر ہوا۔ میر مجلس خان بہادر حاجی احمد یار خانصاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر تھے اجتماع کافی تھا۔ ہر مذہب و ملت کے اصحاب کافی تعداد میں تھے۔ آریہ۔ سناتنی سکھ۔ غیر مذاہب کے لوگ بھی بافراط تھے دو گھنٹہ مسلسل تقریر ہوئی لوگوں نے شوق اور خاموشی کے ساتھ سنا۔ علماء دین اسلام بھی جو سرکردہ تھے موجود تھے اور اگرچہ شیخ صاحب کا منشا ۲۳ تاریخ کو واپس تشریف لیجانیکا تھا۔ اور ۲۲ تاریخ کو لکچر کا خیال نہیں تھا مگر عام لوگوں کے اصرار اور التجا سے کل تاریخ ۲۲ ہی لکچر ہوا۔ مجمع پہلے سے بہت زیادہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار نور

قادیان دارالامان مورخہ ۳ مئی ۱۹۱۸ء

کالا سوالہ میں آریہ سماج کی مباحثہ

KHILAFAT LIBRARY

دوسرے دن کا مباحثہ پہلے دن سے زیادہ شان و شوکت لیے ہوئے تھا فریقین پوری تیاری سے میدان مباحثہ میں آئے اور اس روز آریہ صاحبان اپنی مدد کے لئے ایک سناتنی پنڈت کو بھی اپنے ساتھ لائے جو تادم اخیر بڑے سرد مہر اور گرم جوشی سے آریہ صاحبان کو مدد دیتے رہا عزیز آباد کے سٹیشن پر مہاشہ شانتی سروپ نے اس سناتنی پنڈت کا نام بھی بتلایا تھا۔ مجھے افسوس کہ اس وقت مجھے یاد نہیں رہا۔ مگر کیا سناتنی دھرم پرچارک کا انڈیا اس طرف توجہ کریگا۔ کہ ایک سناتنی پنڈت کو اس طرح آریہ سماج کے ساتھ ملکر ہمارے مقابلہ آنا چاہیے تھا۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے۔ کہ آریہ سماج جس نظر سے مسلمانوں کو دیکھتی ہے وہ غیر یہ جملہ معترضہ تھا۔ اگر ہمارے آریہ دوست باوجود اپنے اور سناتنیوں میں زمین و آسمان کا فرق رکھتے ہوئے اور ہر ایک جلسہ میں سناتنی صاحبان پر خاص نظر عنایت فرماتے ہوئے بھی اگر وہ وقت پر مدت مباحثہ سے سناتنیوں کو اپنے ساتھ ملا کر ہمارے مقابلہ میں اپنا کوئی خاص فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ تو ہمیں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیے۔ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ آریہ لیکچرار سناتنی پنڈت کے خاص تیاری کے ساتھ میدان مباحثہ میں آئے آج کا مضمون بھی کل والا ہی تھا یعنی آریہ مذہب کہاں تک اپنے میں عالمگیری کی خصوصیات رکھتا ہے۔ ہم نے کہا کہ آریہ سماج کا یہ ایک مسئلہ ہے کہ جیو ہتیا گناہ کبیرہ ہے اب ہم اسی اصول پر آریہ مذہب کو پرکھنا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ مذہب اس پر کہاں تک پورا اترتا ہے۔ اس کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۶ میں شری سوامی دیانند جی مہاراج فرماتے ہیں کہ جو برے کام کرنے والے جیو ہیں وہ مجرم ہیں اور اگلے جنم میں وہ سبزی درخت مچھلی پرندے سانپ ہرن وغیرہ بنتے ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے کہ جس طرح مچھلی پرندوں اور ہرن وغیرہ میں روح ہے۔ اسی طرح سے سبزیات اور درختوں وغیرہ میں بھی روح ہے۔ بلحاظ روح ہر دو میں کچھ فرق نہیں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے آریہ دوست ہرن وغیرہ کا کھانا تو گناہ سمجھیں اور سبزیات کو بشوق تناول فرماویں حالانکہ روح ہر دو میں یکساں ہے ہمارے آریہ دوست نے اس کا قطعاً کوئی جواب نہ دیا۔ اور اس کے جواب میں قطعی اختیار کی۔ اور ایسی خاموشی کہ باوجود تین چار دفعہ یاد دلانے کے بھی غریب نے قطعی خاموشی رہنے میں ہی اپنی بہتری سمجھی۔ جب دیکھا کہ آریہ پنڈت بالکل خاموش ہے۔ تو ہم نے انکی مہر سکوت توڑنے کے لئے دوسرا سوال پیش کیا کہ شری سوامی دیانند جی مہاراج ستیارتھ صفحہ ۶۱۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ قربان گاہ کے بنانے اور سوختنیاں قربانیاں چڑھانے کا جو ذکر بائبل میں ہے یہ دراصل ویدوں سے ہی بائبل میں گیا ہے۔ اب غور کرو کہ ایک طرف سوامی دیانند صاحب فرماتے ہیں۔ کہ گوشت خوری جیو ہتیا گناہ ہے دوسری طرف آپ فرماتے ہیں۔ کہ بائبل میں جو سوختنی قربانیوں کا ذکر ہے یہ دراصل ویدوں سے بائبل میں گیا ہے۔ گویا اس جگہ دانستہ اور بین طور پر سوامی دیانند صاحب ویدوں میں سوختنی قربانی کا ذکر تسلیم کرتے ہیں یہ سنکر آریہ پنڈت پہلے تو بہت سٹ پٹایا مگر بعد میں جب دیکھا کہ کوئی پیش نہیں جاتی تو یہ کہکر پیچھا چھوڑا کہ دراصل یہ مترجم کی غلطی ہے۔ یہ سن کر حاضرین پر جو آریہ پنڈت کے اس معقول جواب کا اثر پڑا اس کا بہتر اندازہ کچھ آریہ سماج کا مناظر ہی لگا سکتا ہے۔

پھر ہم نے کہا کہ شری سوامی دیانند جی مہاراج بھی ۲۸ ادھیائے کے ۴۴ منتر کا ترجمہ فرماتے ہیں کہ جو منش جیسے بیل گدھا کو گاہن کرکے پیٹوں کو بڑھاتا ہے۔ ویسے گرہستی لوگ استریوں کو گاہن کرکے بچہ کو بڑھاویں۔ فرمایئے پنڈت صاحب اس تعلیم کیسے عالمگیر ہو سکتی ہے۔ اس کا جو معقول جواب آریہ پنڈت نے دیا وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ آپ فرمانے لگے کہ اس منتر میں یہ ادپدیش کیا گیا ہے کہ انسانوں کو حیوانوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے میں نے عرض کیا کہ مہاشہ جی خیال فرماویں انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اشرف المخلوقات ہو کر انسان حیوانوں سے جو ارذل المخلوقات ہے سبق حاصل کرے یہ کیسی عجیب تعلیم ہے اور پھر دعوے عالمگیری آپ نے جب دیکھا کہ یہ جواب تو بہت لوز نکلا اب آپ نے ایک دوسری راہ اختیار کی آپ فرمانے لگے۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ جس طرح گورنمنٹ افزائش نسل کے لئے سانڈ چھوڑتی ہے۔ اس سے سبق حاصل کیا جائے مہاشہ جی کے اس استدلال نے جو کمال کیا ہے وہ کمال ہی تھا اور اس استدلال کی چوٹ جہاں جا کر پڑتی تھی۔ جب اس کو واضح اور مبرہن کیا گیا تو حاضرین میں وہ قہقہہ پڑا۔ کہ آریہ پنڈت بھی زیر خندہ سے لوٹ پوٹ ہو گیا۔ غرضیکہ اس نے آپ نے اس کے جواب کے لئے کئی پینترے بدلے مگر ہر طرح نہایت بری طرح نیچا دیکھنا پڑا۔ کہ اور سناتنی پنڈت کی اعانت بھی آریہ صاحبان کے کسی کام نہ آئی۔ اس کے بعد ہم نے پھر بھیجر وید کا جو دھوانی منتر اور ۲۱ ادھیائے کا منتر پیش کیا وہ اپنے آپ میں ایسے پاکیزہ الفاظ کا ذخیرہ رکھتے ہیں کہ میں یہاں درج کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتا جب ان مذکورہ بالا منتروں کا نمونہ آریہ مناظر کے سامنے رکھا تو اب اس قدر سٹ پٹائے جس کا کوئی حد و حساب نہیں ہو سکتا مگر کیا کر سکتے تھے۔ غرضیکہ یہ مباحثہ اس قدر کامیاب اور ظفریاب رہا کہ بچہ بچہ پر یہ امر ظاہر ہو گیا کہ احمدی بازی لے گئے۔ یہ سب کچھ ہے دوست اور دشمن اس امر کو بفضل امر دی کی حقیقت تسلیم کرتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لانے والا نور اکیلا ہی اخبار ہے مگر نور کی اشاعت اس قدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ ہمیں ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ آج کل کاغذ شدید گراں ہے۔ غرضیکہ جن مشکلات عظیم کا اخبار نور طے کر رہا ہے۔ اس کا بہتر میں اندازہ کچھ ہمارا دل لگا سکتا ہے۔ ایسا ہے نظیر مجاہد پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لانے میں اپنا ثانی نہ رکھتا ہو اور کمال مستعدی کی سرد مہری کہ وہ اقل اشاعت کے ہاتھوں ہر وقت تفکرات میں دوبار ہے۔ اگر نور کے خریدار ہمت کریں زیادہ نہیں تو کم از کم ہر ایک خریدار ایک ایک دو دو خریدار پیدا کر دے تو کسی حد تک نور ان مشکلات سے نکل سکتا ہے۔ نور کے وہ کون سے خریدار ہونگے جس کے ایک دو دوست نہ ہوں۔ پھر وہ کون سے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے۔ اور وہ انکار کر دے۔ صرف تھوڑی توجہ کی ضرورت ہے۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے ہمارے اسلام کی بجا آوری پر کمربستہ ہے۔ یقیناً سمجھو کہ ایسے بے ریا مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا اپنی اعانت آپ کرنے کے مصداق ہے۔

ہمارے سکول کا عمدہ نتیجہ

یہ امر نہایت طمانیت سے سنا جائیگا کہ جب سے جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے ہمارے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بنے ہیں تب سے نتائج نہایت ہی اعلیٰ نکل رہے ہیں اب کی ۲۴ طلباء میں سے ۲۱ پاس ہوئے ہیں جو اچھا نتیجہ ہے اس لئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب اور اس کے قابل عملہ کو مبارکباد دیتے ہیں ان لوگوں کو اس جرأت حاصل کرنی چاہیے جو

شذرات

سوامی دیانند کا کہا مانا جاوے یا ویدِ مقدس کا

ایڈیٹر آریہ گزٹ رگوید منڈل پہلا سوکت ۲۵ منتر ۱۹ کا یہ ترجمہ چھپ کے اشتہار دیا ہے۔ ہے دکھوں کو دور کرنے والے پرماتمن میرے اس پکار کو سن میرے اوپر دیا کر تیرے بہائتا چاہتے ہوئے میں نے تجھے پکارا ہے سچے رکھشک چاروں طرف سے مایوس ہو کر تیرے در پہ آیا ہوں میرے اچھے جگدیش پرماتمن میری پکار سن اور مجھے شکتی کر دے کلیشوں نے میری حالت کر رکھا ہے۔ دکھوں نے بیکل کر دیا ہے۔ کیونکہ تیرا بھگت دکھوں سے تڑپتا ہی تڑپتا مر جائیگا۔ سنتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ تو اپنے پیاروں کی پکار سن کر ان پر دیا کرتا ہے۔

ایشور فقط تم ہی ہو دکھ کے مٹانے والے آدمیوں چھڑا کے مکتی دلانے والے یہ ایڈیٹر آریہ گزٹ نے مذکورہ بالا منتر کا ترجمہ کیا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ سوامی دیانند صاحب اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ یعنی خدا دعا کرنے والے کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں اس خیال کو لیکر جب ہم ستیارتھ پرکاش کی اوراق گردانی کرتے ہیں تو ستیارتھ ساتویں باب صفحہ ۲۲۰ میں یہ لکھا پاتے ہیں۔ جو ایشور کی پرارتھنا کرنی چاہیے یہ نہیں۔ جو اپنے کرنے چاہیے۔ سوال کیا ستتی اور دعا کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر دعا کرنے والے کا پاپ دور کر دیگا۔ سوامی دیانند کا جواب نہیں۔ لہذا ایڈیٹر آریہ گزٹ کے چیخنے چلانے کا کچھ فائدہ نہیں۔ ہاں اگر وہ سوامی دیانند کے اس اصول سے اتفاق نہیں کرتے تو پھر الگ بات ہے

آریہ سماج اور ویدک دھرم

"ہمعصر آریہ پتر کا" اپنے آریہ بھائیوں کا تعاقب کرتا ہوا تازہ اشاعت میں لکھتا ہے کہ "آریہ سماج کو اس معاملہ میں احتیاط کرنا چاہیے ورنہ ویدک دھرم آریہ سماج کا بیڑہ غرق کر کے چھوڑیگا۔ اب اوستھا ہے کہ آریہ سماج میں سالانہ جلسے پر چار ہو۔ اشر بھی خوب ہو۔ ممبری بڑھ جائیں۔ لوگ بھی دھرم کی طرف بزور جھکیں۔ جب تک چندہ زیادہ نہ ہو تب تک منتری صاحب جلسے کو کامیاب نہیں کہہ سکتے یہ تباہی آریہ بربادی کے نشان ہیں ہم کہتے ہیں کہ کیا آریہ سماج کے لئے شرم اور افسوس کا مقام نہیں ہے۔ کہ سوامی سرو انند اور سوامی وشیشور انند جیسے سنیاسی روپے کے لئے اپیل کریں روپیہ ایسے مہاتما وعاظوں کے چرنوں میں آپ آنا چاہئے نہ کہ وہ ایڑھ کر دست سوال دراز کریں۔ اپیل کا مسئلہ آریہ سماج کے گورو کو کم کرنے والا ہے اس لئے اسے اٹھانا چاہیے تجربہ بھی یہی بتلاتا ہے کہ اپیل کے موقعہ پر روپیہ بہت تھوڑا وصول ہوتا ہے جو کچھ آنا ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی آجاتا ہے اس لئے اس کی کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ سنیاسی مہاتماؤں یا پرچارکان کو بھکشا کے لئے ہاتھ پھیلانے کے لئے کھڑا کیا جائے"

KHILAFAT LIBRARY

دو نسخے

نسخہ جب ہیضہ تیز ہو ہر قسم پہلے ۲ ماشہ ہلدی ۱ تولہ۔ پیلاں ۲ تولہ۔ سونٹھ ۲ تولہ۔ گلو ۲ تولہ۔ ہلالوہ ۲ تولہ۔ میٹھا تیلیہ ۲ تولہ۔ تمام ادویہ کو گائے کے پیشاب میں خوب باریک پیس کر نخود کے برابر گولیاں بنائیں جوان کے لئے ایک گولی بچوں کو ادھی گولی کے بہ نیت شافی عطا ہے۔

درد پہلو کا عجیب نسخہ۔ اجوائن خراسانی نصف پاؤ۔ بتھوے نصف پاؤ۔ پانی جب سیر ڈال کر کاڑھیں جب پانی ۲ سیر رہ جاوے چھان کر چھٹانک چھٹانک دن میں تین چار دفعہ پلا دیں۔ مجرب ہے

ہم اور دو

پیاگیہ کے بیٹے کے متعلق آریہ گزٹ کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ

اس کے بعد شری گورو جگت شنکر آچاریہ گوردیو مہیشور کا نظریش ہوا وہاں جناب ... اور آپ نے میرے ... کرا پنی دکتر تا سنسکرت میں پڑھی یہ بھی ایک عجیب نظارہ تھا جبکہ تمام ہندو جاتی کی ایک بڑی سبھا میں تعلیمی ... ایک سادھو اپنی مدھر بانی سے دیو بانی میں اپدیش کر رہے تھے۔ آپ انگریزی کے ایم۔ اے ہیں اور سنسکرت کے اعلیٰ ودوان ہیں۔

مسلمانوں خدارا غور کرو۔ تم میں کس قدر ایم۔ اے ہیں جو عربی میں بے تکلف تقریر کر سکیں حالانکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ سنسکرت مردہ اور عربی زندہ زبان ہے

سکھوں میں گورمکھی کا شوق

ایک سکھ خالصہ اخبار میں یہ لکھتا ہے کہ۔

سکھ ایجوکیشنل کمیٹی ایک اخبار جس کا نام "گورمکھی" ہو جاری کرے اور اس کا پہلا پرچہ بڑے بڑے دو ورقوں کا ہو جن پر خوبصورت گورمکھی اکھر علیحدہ علیحدہ صاف سو تصویروں کے شائع کئے جاویں۔ پہلے پرچہ میں صرف پینتیس اکھر ہوں۔ ہر ایک ضلع کی کمیٹی بنائی جاوے جو ان کو رسالات اور قصبوں میں تقسیم کرنے کا ذمہ لیوے جب وہ تمام پرچے ادا دے تو ہر ایک فرد سکھ مرد و عورت کے پاس ایک ایک پرچہ (بھاوے) گورمکھی پہنچ جاوے۔ پھر خواندہ لوگوں کی ہمت کا دور دورہ شروع ہوگا۔ ایک مہینہ متواتر ہر روز گاؤں میں ناخواندہ لوگ پینتیس اکھروں کو یاد کیا کریں ایک مہینہ کے بعد ایک اور پرچہ پر پینتیس اکھر بغیر ترتیب کے لکھے ہوئے ہوں۔ اسی طرح پہنچ جاوے تیسرے پرچہ میں اکھروں کے علاوہ لگوں کی نشانیاں بھی ہوں۔ اسی طرح بال اپدیش کے صفحوں کی طرح دس گیارہ ان پرچے "گورمکھی" اخبار کے نکلیں اور بارہویں پرچہ میں سہل عبارت ہو۔

امید ہے کہ اس طرح بہت جلد سکھ گورمکھی سیکھ جائینگے" نامہ نگار کی تجویز بہت معقول ہے تیس سال ہوئے کہ ترقی اسلام نے اسی طرز پر قرآن مجید کے اسباق شروع کئے تھے مگر ایک دو سبق شائع ہو کر بھی بند ہو گئے۔ کیوں۔ اس لئے کہ ہم دوسروں کو چھوڑ کر خود سو جانے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اگر ترقی اسلام اب بھی توجہ کرے تو قرآن مجید کے اسباق کے شائع ہونے سے نہایت ہی مفید نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔

مصنف سورج پرکاش کی نازک خیالیاں

اس عنوان کے تحت ۲۹ مارچ کے خالصہ اخبار میں اس کا ایک نامہ نگار "بندہ خدا" نامی راولپنڈی سے حسب ذیل مضمون درج کرواتا ہے (یاد رہے کہ سورج پرکاش گرنتھ سکھ صاحبان کے ہاں تاریخ کا مسلم گرنتھ تسلیم کیا جاتا ہے) لفظ خالصہ کی ماہیت مصنف سورج پرکاش نے یوں بیان کی ہے۔

(۱) ایک رشی نے وہ کھال جس پر وہ بیٹھا کرتا تھا زور سے پھاڑی۔ اور اس میں سے ایک ... دمن نام نکل آیا جو دوسرے جنم میں گورو گوبند سنگھ کے نام سے مشہور ہوا اور چونکہ پیدائش کھال میں سے ہوئی تھی لہذا مریدوں کا نام "کھالصہ" ہو گیا (مصنف صاحب اعلیٰ پایہ کے مورخ گنے جاتے ہیں۔ ان کی فارسی کی علمیت اور تواریخی صداقت کا یہ ایک ادنیٰ ثبوت ہے)

(۲) لفظ کرد یعنی کرپان کی اصلیت لائق مصنف نے یوں بیان کی ہے:

کر کے معنے ہاتھ۔ چونکہ دیوی نے کرپان اپنے ہاتھ سے دی اس لئے کرد نام ہو گیا۔ بہت خوب تاریخ کو ناول نویسی میں تبدیل کرنا مصنف کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔

عیسیٰ اور موسیٰ کی پیدائش کا حال ہمارے بے نظیر مصنف صاحب یوں رقم فرماتے ہیں۔

ایک برہمن ایک ایسے ملک میں چلا گیا۔ جہاں عورتوں کا راج تھا۔ وہاں اس برہمن نے دو عورتوں کے ساتھ شادی کر لی اور وہ دونوں حاملہ ہو گئیں اور ان کے بطن سے عیسیٰ اور موسیٰ پیدا ہوئے۔ یعنی عیسیٰ اور موسیٰ دو بھائی تھے اور علاوہ ازیں مصنف سورج پرکاش کے خیال مبارک میں سب یورپین عیسیٰ کی اولاد ہیں۔ اس پر حاشیہ آرائی کرنا فضول ہے۔ اگر مصنف صاحب زندہ ہوتے تو ان توہین مذہب کے لئے عیسائیوں کی طرف سے مقدمہ کھڑا ہو ہی جاتا۔ یہی مصنف بڑے اپنے [illegible] سمجھے جاتے ہیں۔

(۴) مصنف سورج پرکاش فرماتے ہیں کہ کشمیر میں آم کثرت ہیں۔ تواریخ نویسی میں تو کمال تباہی معلوم ہوتا ہے کہ جغرافیہ دانی میں بھی کم دسترس نہ تھی جغرافیہ دان اپنے اپنے جغرافیے ٹھیک کر لیں۔

(۵) مصنف صاحب خود ہی تحریر فرماتے ہیں کہ گورو ارجن جی ۱۶۰۶ء میں جوتی جوت سمائے اور اکبر ۱۶۰۵ء میں رحلت کر گیا۔ مگر باوجود اس کے پھر بھی گورو ارجن جی کے آخری بیس پچیس سال کے واقعات جہانگیر کے وقت میں ظاہر کرتے ہیں۔

KHUDAFAT LIBRARY

(۶) دریائے جمنا اور اس کی اصلیت کا حال بھی کوئی کم دلچسپ نہیں ہے۔ سورج پرکاش کے مصنف یوں گویا ہیں۔ راجہ وچتر کی لڑکی سورج کے ساتھ بیاہی ہوئی تھی اور اس کے بطن سے لڑکی جمنا نام پیدا ہوئی۔ اور لڑکے کا نام یم ہوا۔ پھر سورج کی بیوی بھاگ گئی۔ مگر اپنی فرضی ہوائی شکل چھوڑ گئی۔ اس ہوائی عورت سے ٹاپی پیدا ہوئی۔ بہت خوب۔

اس مسطور کے مطالعہ کرنے والے اصحاب بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے سورج کہاں تک قابل اعتبار تواریخی واقفیت بہم پہنچا سکتے ہیں۔ اور درحقیقت اس قسم کے مورخین کی کتابوں کی بنا پر ہی سکھ گوروؤں کے نام کے ساتھ قابل اعتراض امور حالت کئے جاتے ہیں۔ ایک انگریزی مصنف نے بھی سورج پرکاش میں سے ہی بہت سی باتیں اخذ کیں ساتھ ہی یاد رہے کہ مصنف مندرجہ بالا لچر بیہودہ باتیں ہمارے پوتر ہادیان مذہب کی طرف سے بیان کرتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کی پاک، رسیلی، اور بے نظیر لٹریچر کے مطالعہ کرنے والے ان فضولیات کو بھلا کہاں مان سکتے ہیں۔ لازم ہے کہ صرف ان ساکھیوں اور کہانیوں کو مانیں۔ جو گوربانی کے مطابق ہیں۔ باقی کے ساتھ ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ از خلاصہ اخبار

مسافر آگرہ اور چکی پوجا

مسافر آگرہ اپنے ۱۰ مارچ کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ ضلع بدایوں میں چکی پوجنے کی خبر بڑے زور سے گشت کر رہی ہے۔ جس کی وجہ تسمیہ اب تک کوئی معلوم نہیں ہوئی دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ تو صدہا گاؤں میں یہ جدید رسم ادا کی گئی ہے چنانچہ بیان بھی بعض ضعیف الاعتقاد ہندوؤں نے کہی اور گڑ سے چکی پوجن کیا۔ جس روز چکی پوجن ہوتا ہے۔ چکی سے کام نہیں لیا جاتا۔ میٹھے چاول اور پھل اہار کئے جاتے ہیں۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ شہری ضعیف الاعتقاد ہندوؤں میں ملازم پیشہ اور دوسرا جن کے یہاں آٹا روز آنہ بازار سے آتا ہے اس نئی رسم کو کس طرح ادا کریں گے۔ ایسی حالت میں غالباً ان کو مجبوراً فلور ملز ہی تلاش کرنا پڑے گی۔ تاوہ کس قدر جہالت کا نمونہ ہے۔ مسلمانوں غور کرو تمہیں کس قدر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ دنیا اس طرح اندھیر میں پڑی رہے۔

آریہ ممبروں کے لئے سندھیا ہونا ضروری نہیں

آریہ گزٹ اپنے ۱۲ چیت کے اشو میں لکھتا ہے کہ لیکن اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آریہ سماج کے ممبران و سبھاسدوں میں وہ مٹھاس نہیں۔ جو ایک آریہ سماج میں ہونی لازمی ہے۔ یہ مٹھاس کیوں نہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ آریہ سماج کے ممبران و سبھاسدوں کے لئے کوئی شرط نہیں ہوتی۔ ایک آدمی چندہ دینا ہے اور ممبر جیسا جو سبھاسد بن جاتا ہے پھر اسے کوئی پوچھتا تک نہیں کہ کیوں بھائی سندھیا ہوں یگیہ آدی باقاعدہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ تم جو سماج کو چندہ دیتے ہو۔ یہ ٹھیک اپنی آمدنی کے مطابق ہوتا ہے یا نہیں کسی قسم کا CHECK نہیں ہوتا۔ آخر اس لاپرواہی میں پھنسے ہوئے سبھاسدوں کا وہی حال ہوتا ہے جو ایک ایسے دفتر کا جس کا کوئی محاسب نہ ہو۔ اس میں آریہ سبھاسدوں کا کوئی قصور نہیں کیونکہ آریہ سماج کے اصول ہی ایسے ہیں کہ جو اس قدر چندہ دے وہ آریہ سماج کا ممبر بن سکتا ہے نا یہ کہ وہ سندھیا ہونے کا بھی پابند ہو۔

احمدی مبلغین اور لائل گزٹ

لائل گزٹ ۲۴ مارچ کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ۔ کل ہند غلام احمد قادیانی نے اپنا فرقہ چلایا اور آج باوجود مکرر کے پیروؤں کی تعداد سکھ دھرم کے پیروؤں سے بہت تھوڑی ہے ان کے درجنوں لائق واعظ اور مبلغ (پرچارک) انگلینڈ افریقہ اور تمام بڑے بڑے مغربی ممالک میں اپنے مت کا پرچار کر رہے ہیں۔ آج لنڈن میں بھی جنگ کے سخت مشکل ایام کے باوجود ان کے نصف درجن کے قریب پرچارک موجود ہیں۔ جن میں ایک بی اے ایل ایل بی ایک بی۔ اے اور ایک ایم اے ہیں۔ یہ لوگ نہایت معمولی معاوضہ پر وہاں کمی طرح کی تکالیف برداشت کر کے اپنے مت کا پرچار کر رہے ہیں۔

احمدی دوستو غور کرو۔ کیا ہم واقعی ایسے ہیں کہیں دور کے ڈھول تو سہانے نہیں معلوم ہو رہے۔ سچ تو یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ کا مقدس بانی جو قربانیاں ہم سے چاہتا تھا ابھی تک ہم نے اس طرف خیال بھی نہیں کیا۔ ہنوز دلی دور است والا معاملہ ہے۔

گھنگور گھٹا

اس مرتبہ گھنگور گھٹا کی افق پر کوئی سفید دھاری نظر نہیں آتی یعنی اس ہفتہ کسی دوست نے نور سے عملی محبت کا ثبوت نہیں دیا اس سے پہلے صرف دس اشخاص نے ایک ایک خریدار دیا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ دس خریداروں کے اضافہ سے نور کی مالی مشکلات دور ہو جائیں گی اس شدید گرانی کاغذ وغیرہ کے سامنے دس خریداروں کا اضافہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا یہی وقت ہے۔ نور کی امداد کا اس سے بڑھ کر نور پر اور کوئی ٹکڑا وقت نہیں ہوگا۔ کہاں نور کا یہ عظیم مشن کہ وہ تمام ہندوستان کی سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے اور دشمن سے دشمن بھی اس امر کا اعتراف کرتا ہے مگر کہاں دوستوں کی یہ سرد مہری جو وہ ایسے جہاد پر چہ کی اعانت کے لئے اپنے ہاتھوں کو ہلانا ضروری نہیں سمجھتے دوستو اس سے بڑھ کر نور پر اور کوئی ٹکڑا وقت نہیں آئیگا خدارا ہمت کرو۔ نور کا وہ کونسا خریدار ہوگا جس کا کوئی دوست نہ ہو اور پھر وہ کون سے دوست ہوں گے۔ جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔

سکھ دھرم میں مذہبی اشاعت کی رفتار

ہمعصر لائل گزٹ اپنے ۲۱ مارچ کے اشو میں لکھتا ہے کہ۔

تعلیم یافتہ گروہ کی اپنے دھرم سے محبت کی کمی سے جس قدر نقصان ہماری قوم کو پہنچا ہے ان کا تصور میں لاتے ہوئے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہاتھ رہ رہ کر گریبان پر جاتا ہے ساجہ سر ہرنام سنگھ اہلو والیہ کے سی آئی ای

KHILAFAT LIBRARY

جو ہندوستانی عیسائیوں کے سرگروہ لیڈر ہیں۔ پہلے کون تھے؟ سکھ۔ کپورتھلہ کے شاہی گھرانہ میں جس کے مورث اعلیٰ دھرم کی مورت سردار جسا سنگھ آہلووالیہ تھے آج کتنے کیس دھاری سکھ ہیں؟ جالندھر اور کپورتھلہ میں کئی بڑے بڑے گھرانے سکھ دھرم کو خیرباد کہہ چکے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ ریاست جیند میں سکھی روبہ تنزل ہے گذشتہ پچاس سال میں ہزارہا گھرانے لاہور امرتسر وغیرہ اضلاع میں سکھی سے پتت ہو چکے ہیں فیروزپور دیوسماج۔ لدھیانہ میں راوہا سوامی مت۔ گھر گھمبیر وغیرہ مت سکھی کو گہن کی طرح کھا رہے ہیں۔ انبالہ میں سکھی روبہ زوال ہے۔ لاہور میں پرچار کی کمی نے تو غضب ہی ڈھایا ہے۔ نکیوں کی وہ نسل جس نے سکھوں کے عروج کے دنوں پنجاب میں سکھ اثر و اقتدار کو ترقی دینے میں بڑا نام پایا۔ آج اس کے سرداروں کی اولاد مسلمان ہو رہی ہے اس نکئی خاندان میں شہر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شادی کی اور مہارانی راجکور کے بطن سے مہاراجہ کھڑک سنگھ پیدا ہوا۔ اسی مشہور خاندان نکئی میں آج ایک شاخ مسلمانوں کی پیدا ہے۔ مشہور سردار کاہن سنگھ نکئی کے تین لڑکوں میں سے دو سردار عطر سنگھ المعروف خدا بخش اور اتر سنگھ المعروف عبدالعزیز آج سے تیس چالیس سال پیشتر مسلمان ہو گئے۔ اور اب نکئی سرداروں میں مسلمان شاخ بہت اقتدار والی اور دولت مند ہے سردار اتر سنگھ المعروف عبدالعزیز ذیلدار اور قریباً پانچ ہزار گھماؤں اراضی کا مالک ہے۔ سکھ شاخ مقابلۃً علم و دولت میں کمزور ہے

اسی ضلع لاہور میں ایک اور مشہور خاندان سردار موکل کا ہے جس کے ممبر بہت بڑے زمیندار رؤسا و جاگیردار ہیں۔ اسی خاندان کے سردار مانا سنگھ رئیس موکل کے دو فرزندان سردار پرتاب سنگھ المعروف بشیر احمد خان ولایہ سنگھ المعروف محمد عمر مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کی اولاد مسلمان ہے اور آج ان میں بیرسٹر ذیلدار اور رئیس موجود ہیں اسی خاندان کے سردار حکم سنگھ کی اولاد میں سے ایک چیت سنگھ المعروف فتح دین مسلمان ہو گیا۔ اور آج اس کی اولاد مسلمان ہے لاہور کے ایک معزز رئیس خان بہادر سردار عبدالرحمن خان آنریری مجسٹریٹ درجہ اول لاہور اسی موکل خاندان کے سرکردہ اور آج سے کئی برس پیشتر سکھ تھے اور ان کا نام سردار تیجا سنگھ تھا۔ ان کی اولاد بھی مسلمان ہے اور اچھے اچھے عہدوں پر متمکن ہے۔ ان کے علاوہ اضلاع لاہور گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں سینکڑوں گھرانے سکھی سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اور اب تک ہو رہے ہیں۔ ضلع فیروزپور میں سکھ آنریری مجسٹریٹ دکلا ورڈ سا دیوسماجی ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ گجرات و گوجرانوالہ میں کئی امیر سکھ عیسائی ہو گئے ہیں لاہور میں ابھی بمشکل چار پانچ ہی برس ہوئے ہوں گے۔ تیس تیس سکھ جن کو مذہب کے نام سے محبت کرنے والے مذہبی (دھارمک) کہکر پکارتے ہیں۔ اپنے سکھ بھائیوں کے سلوک سے تنگ آکر شاہی مسجد میں مسلمان ہونے کے لئے آئے ان میں ایک دو صوبیدار اور صوبیدار میجر بھی تھے۔ دو تین آریہ سماجیوں کو پتہ لگا اور انہوں نے انہیں بہلا تو مسلمان ہونے سے روکا لیکن امرتسر میں جاکر ان میں سے کچھ مسلمان ہو گئے۔ جن سکھ صاحبان نے مذہب اسلام قبول کیا انہوں نے عین حضرت اقدس بابا دانا نک رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل کی۔ کیونکہ حضرت بابا دانا نک رحمۃ اللہ علیہ مشری گورو گرنتھ صاحب چھوٹا سائز صفحہ ۱۳۱ پر فرماتے ہیں۔ ہوئے مسلم دین بنانے۔ مرن جیون کا بھرم چکانے یعنی مرن اور جیون کے بھرم سے نجات پانے کی ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ مسلم بن جائے۔ اور باقی سکھ صاحبان کا عیسائی دیوسماجی راوہا سوامی مت اور گھر گھمبیر مت میں شامل ہونا اس کا معنی انہیں افسوس ہے ضرورت ہے کہ سکھ صاحبان سے کوئی ہمت روح اٹھے جو سکھ صاحبان کو حضرت بابا دانا نک رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ سے آگاہ کرے تاکہ حضرت بابا دانا نک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام لیوا ان مذاہب میں شامل ہونے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ دیوسماج راوہا سوامی مت گھر گھمبیر مت سے سکھ مذہب افضل ہے۔ مگر افسوس کہ تعلیم یافتہ سکھ عنصر کی مذہب سے بے پرواہی قابل رنج ہے۔ جن دنوں خاکسار ایڈیٹر نور مسلمان ہوا۔ ایک نوجوان سردار ساہو سنگھ جو محکمہ بارگ ماسٹری میں معزز آسامی پر ملازم تھے یہ سردار صاحب رات دن مجھے سمجھاتے رہتے تھے کہ تم سکھ مذہب کو چھوڑ کر مسلمان کیوں بنے اور وہ کوئی دن نہیں ہوتا ہوگا جب یہ دو دو گھنٹے میرے پاس نہ بیٹھے رہتے ہوں۔ بعض اوقات تو ساری ساری رات مجھے سمجھاتے رہتے تھے ایک دفعہ میں سخت بیمار ہو گیا یہ نوجوان سردار صاحب نہایت محبت کے ساتھ میرا علاج کرتے رہے۔ خود ڈاکٹر کو بلاتے اپنے ہاتھوں سے مجھے دوائی پلاتے ایک حقیقی بھائی سے بھی بڑھ کر میری تیمارداری سے کام لیا۔ سچ پوچھو تو میرا رونم رونم سردار صاحب کا ممنون تھا۔ اگر خدا کا فضل میرے شامل حال نہ ہوتا۔ تو سردار صاحب نے مجھے دوبارہ سکھ بنا لینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھا تھا۔ مگر چار ماہ کی بات ہے۔ کہ وہی نوجوان سردار صاحب مجھے ماسٹر جیت سنگھ اوورسیر ٹرمینس میگزین کے ساتھ امرتسر سٹیشن پر ملے۔ مگر اب وہ سردار ساہو سنگھ نہیں رہے تھے۔ جنہیں میں نے آج سے دس سال قبل دیکھا۔ جبکہ وہ خدا کے نام پر جان دینے کے لئے تیار تھے۔ اب وہ خدا اور خدا کے ماننے والوں پر پھبتیاں اور اناڑ سمجھتے تھے ان کی یہ حالت دیکھکر بے ساختہ میری زبان سے انا للہ و انا الیہ راجعون کے کلمات نکل گئے۔

مسافر آگرا اپنے ۱۹ مارچ

یہ لوگ پچھلے جنم میں پشو تھے

کے اشو میں لکھتا ہے کہ پچھلے دنوں [illegible]

آریہ سماج کا جلسہ تھا جس میں شری سوامی سرودانند جی مہاراج بھی شریک ہوئے تھے آپ نے ایک بڑا منوہر اپدیش دیا۔ لیکن آپ نے اپنے لیکچر میں سب سے پہلی بات جو کہی وہ یہ تھی کہ آج آریہ سماج میں ایوشا و دیش کی اگنی زور شور سے پرچنڈ ہے بھائیو آخر آپ نے کبھی غور کیا کہ آخر یہ پشو جیسے لوگ آپس میں کیوں لڑتے ہیں۔ اور آریہ سماج کی مٹی پلید کرتے ہیں آپ نے بتلایا کہ اس کا کارن یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ پچھلے جنم میں پشو تھے اس لئے اگرچہ اس وقت وہ منشیہ کے لباس میں ہیں۔ لیکن پھر بھی ان میں سے پشوؤں کی برتی دور نہیں ہوئیں۔ سوامی جی کے یہ خیالات کہاں تک صحیح و درست ہیں اس پر ہر شخص بلا خوف و تردید صاد کر سکتا ہے۔ سوامی جی لاہور کی ورگھٹناؤں کو دیکھکر آرہے تھے۔ اس لئے قدرتاً آپ کے دل میں سب سے پہلا سوال یہی پیدا ہوا کہ یہ لوگ آپس میں کیوں لڑ رہے ہیں۔ دیکھیں یہ کاش اور آریہ پتر کا اس کی کہاں تک تائید کرتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کس مذہب کے پیرو تھے؟

ایک صاحب لکھتے ہیں:- اگر بابا نانک علیہ الرحمۃ کو مسلمان تسلیم کر لیا جاوے تو پھر حضرت [illegible] ہے کہ ان کے تمام پیرو اور معتقدین بھی اسی رنگ [illegible] ہوئے ہوں جس رنگ میں کہ بابائے ممدوح رنگے ہوئے تھے۔ پھر سوال یہ اٹھ سکتا ہے کہ وہ کون سے اسباب پیدا ہوئے کہ [illegible] اسلام سے منحرف ہو گئے اور ان قوانین پر عمل پیرا ہو گئے [illegible] اور شاستروں نے پیش کئے ہیں؟

[illegible] حضرت بابا صاحب اور ان کے پیروؤں اور شاستروں [illegible] گو قائل نہیں ہیں چنانچہ ابتو سکھ صاحبان نے علی الاعلان [illegible] کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔ باقی یہ کہ گورو صاحب [illegible] گورو صاحب کی طرح نماز و روزہ پر عمل [illegible] سو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ [illegible] کے جیسے ہیں مگر ان کے پیروؤں کی طرف نظر [illegible] پیروؤں میں [illegible] مگر آج ذرا سا تھی دوستوں [illegible] فرمائیے یہ مسلمانوں کا قصور تھا کہ انہوں [illegible] کو اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کی طرح چاہا [illegible] باقی حضرت بابا صاحب جن عقاید کے پیرو ہیں [illegible] ہیں اسی سے اندازہ لگا لو

نماز روزہ۔ اور حضرت بابا صاحب

[illegible] روزہ۔ مسلمانوں کے ہاں نماز روزہ کی پابندی ضروری اور اشد ضروری ہے بلکہ سچ پوچھو تو مسلمان اور [illegible] میں یہی ایک مابہ الامتیاز ہے کہ مسلمان [illegible] ہے گا اور غیر مسلم نماز سے انکار کرے گا [illegible] کی پابندی ہی اسلام کے ہاں اشد [illegible] ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ روزوں [illegible] متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آیا ایک غیر مسلم [illegible] تردید کرتے ہیں یا ایک راسخ الاعتقاد [illegible] طرح اس پر اپنی جان و مال فدا اور قربان [illegible] یہ ایک کسوٹی ہے جو بہ احسن وجوہ [illegible] کا فیصلہ کر دے گی۔ حضرت بابا صاحب [illegible] محلا پہلا میں فرماتے ہیں۔

[illegible] چکڑ دیہہ من مینڈ کو کل کی سار نہیں مول [illegible] اساونت بھاکھیا بولے کیون بوجھے [illegible] بوجھنی۔ آکھن ستا یون کی بانی ایہہ [illegible] فرمایا۔ فضم کی نندین دلین سپندی جنہیں [illegible]

اک کر دھایا۔

ہتھ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی۔ نانک اکھے راہ پر چلنا مال تن کس کو سنجھائی

مطلب۔ تیرے بدن میں کیچڑ کیا ہے۔ تیرے ہی عیب اور اس میں مینڈک کیا ہے تیرا ہی دل۔ اس عیبوں کے کیچڑ میں لت پت ہونے والے مینڈک کے سر پر کنول کا پھول کھل رہا ہے۔ [illegible] اس پھول پر بیٹھ کر اپنی پیاری پیاری آواز سے بلاتا ہے کہ اے کیچڑ میں لت پت ہونے والے مینڈک ذرا اس کیچڑ کو چھوڑ کر اوپر آ۔ اور دیکھ کہ تیرے سر پر کیسا خوشنما کنول پھول کھل رہا ہے مگر سچ ہے کہ اس کنول پھول کی خوشبو سے وہی لوگ مستفیض ہو سکتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے آپ سمجھائے اور اللہ تعالےٰ انہی کو سمجھاتا ہے جو اللہ تعالےٰ کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔

اور اللہ تعالےٰ کے مقبول بندوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ ایک خدا کی پوجا کرتے ہیں نیز روزے رکھتے ہیں اور پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ انہیں شیطانی شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس سے اندازہ لگا لو کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا ہندو ہو سکتا ہے یا مسلمان۔ ہم خود کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ آگے چلکر حضرت بابا صاحب تاریخ گورو خالصہ مصنفہ بھائی گیان سنگھ جی گیانی کے صفحہ ۵۵ پر فرماتے ہیں۔

پانچوں وقت نماز کی پابندی کے لئے اور تاکید و اکید

جمع کرنا مدی پنج نماز گذار باجھوں ہم نہ ایدی ہیں بہت خوار۔

اللہ تعالےٰ کے نام کی جمع کرو جے سیتا رام جے سیتا رام کہنے سے نہیں۔ بلکہ باقاعدہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی سے کیونکہ بغیر اس کے آبرو ذلت اور خوار ہی ہے اس جگہ دیکھ لو کہ حضرت بابا صاحب نے نماز کے متعلق کس قدر ضروری ہدایت فرماتے ہیں

بے نمازی اللہ تعالےٰ کے غضب و عید کے نیچے

پھر ہم ساکھی بھائی بالا کے صفحہ ۲۲ پر حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا شلوک درج ہے

[illegible] کریں [illegible] ان لوگوں پر اللہ تعالےٰ کی [illegible] ہے جو نماز کو ترک کرتے ہیں جو کچھ تھوڑا بہت کمایا۔ گویا اس کو بھی دست بدست ضائع کر رہے ہیں۔ یہ باتیں ہیں نہایت ہی کھلے کھلے اور واضح طور سے ہماری نہایت ہی صفائی کے ساتھ اس طرف رہنمائی کرتی ہیں کہ حضرت بابا صاحب دراصل کس عقیدہ کے قائل تھے آپ گرنتھ صاحب آدی گرنتھ صفحہ ۱۳۱ میں فرماتے ہیں

درود شریف اور حضرت بابا صاحب

پیر پیغمبر سالک شہید اور شہید شیخ مشائخ قاضی ملاں درویش سب برکت تیری گلے جو پڑھتے ہیں درود

مطلب۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس قدر پیر پیغمبر سالک اور شہداء اور شیخ و مشائخ اور قاضی ملاں و درویش وغیرہ ہوئے ہیں۔ بیشک اللہ تعالےٰ کے حضور وہی بابرکت ہیں جو درود شریف کا ورد کرتے ہیں۔ اب آپ جانتے ہیں۔ درود شریف اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید کا ورد خدا را غور کرو۔ اس طرح درود کی تاکید کرنے والے اور درود کو اللہ تعالےٰ کی برکات و انوار کا باب کہنے والے کے متعلق ہم ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال کر سکتے ہیں کہ وہ نعوذ باللہ مسلمان نہ تھے۔ ان کھلی کھلی شہادتوں سے انکار کرنا [illegible] خدا را غور کرو۔

نماز۔ روزہ۔ قرآن۔ قرآن مجید اور درود شریف سے ایسی خالص اور بے لاگ محبت رکھنے والا اور درود شریف کو تمام برکات و انوار کا باب کہنے والے کے لئے کبھی ایک طرفۃ العین کے لئے بھی یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ نعوذ باللہ اسلام سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ ہرگز ہرگز نہیں۔

قرآن مجید سے روگردانی کرنے والوں کے متعلق گرنتھ صاحب کا فتویٰ

حضرت بابا صاحب گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں چھوڑ کتاب کو [illegible] شیطانی بھی کتا۔ مطلب [illegible] قرآن مجید کو ترک کرنا [illegible] کہ شیطان کی طرف قدم بڑھانا ہے اس جگہ [illegible] حضرت بابا صاحب کے نزدیک شیطان کون ہے پھر اسی پر اکتفا نہیں۔ آگے چلکر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو قطعی صاف فرما دیا۔ آپ فرماتے ہیں۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۱ نانک آکھے رکن دین سچے سر جواب صاحب دا فرمایا لکھیا درجہ کتاب

KHILAFAT LIBRARY

دنیا دوزخ اوہ چڑھے جو کہے نہ کلمہ پاک
مکروہ تریہے اوجڑے بیخ نماز طلاق
لقمہ کھائیے حرامدا سرتے چڑھیئے۔ عذاب
خوراہ شیطان گم تھیئے سو کیونکر کریں نماز
آتش دوزخ ہا دیہہ پایا تنہاں نصیب
بہشت حلالی کھاد ناں کیتا تنہاں پلید
نانک آکھے رکن دین کلمہ سچ پچھان
انکو روح ایمان دی جو ثابت رکھے ایمان

حضرت باوا صاحب اس جگہ صاف صاف فرماتے ہیں اے رکن دین کی سچی باتیں دل کھول کر سنو یہ میری باتیں نہیں ہیں بلکہ خدا وند تعالےٰ کا فرمان ہے۔ اور قرآن مجید میں یہ لکھا ہوا ہے۔ بیشک وہ لوگ اس دنیا میں ہی دوزخ خرید لیتے ہیں جو کلمہ طیبہ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر خدا کے پیاروں میں شامل نہیں ہوتے اور روزوں سے منہ پھیر لیتے ہیں اور نمازوں کے تارک ہو جاتے ہیں۔ بیشک ایسے لوگوں کا کھانا اور پینا مکروہ ہے کیونکہ انہوں نے خدا کے عذاب کو خرید لیا ہے۔ بیشک جن لوگوں کو شیطان نے گمراہ کیا۔ وہ نمازوں سے دور ہو گئے۔ بیشک انہوں نے اپنی نفس کو دوزخ کی آگ کے حوالہ کر دیا۔ بیشک بہشت کی نعمتوں کو انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پر حرام کر لیا۔ اے رکن دین نانک یہ کہتا ہے کہ کلمہ کو حق جان بیشک یہ ایمان کی روح ہے جس سے ایمان ثابت رہتا ہے

اس جگہ دیکھو کہ حضرت باوا صاحب نے شیطان کا پیرو کن لوگوں کو ٹھہرایا ہے۔

پھر اسی گرنتھ کے صفحہ ۱۳۱ میں حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

مسلمان ہونے سے تمام مشکلات رفع ہو جاتی ہیں

ہوئے مسلم دین مہانے
مرن جیون کا بھرم چکانے
اے اس دنیا کے دکھوں

کے سمندر سے پار جانے والے اگر تو چاہتا ہے کہ سلامتی اور آرام و آسانی سے ان دکھوں کے سمندر کو عبور کرے تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ تو مسلمان بنجا۔ مسلمان ہونے سے تمہاری تمام مشکلات حل و دور ہو جائینگی۔ اب دیکھو یہ شلوک کس قدر صاف و واضح ہے۔ اور باوا صاحب کا اپنا کلام ہے ہم نہیں سمجھتے کہ ان کھلی کھلی اور صاف صاف شہادتوں کے سامنے اور کیا شہادت پیش کی جا سکتی ہے۔ ان امور سے حضرت باوا صاحب کا اسلام ایسے ہی ظاہر ہے جس طرح روز روشن میں سورج کا وجود ظاہر ہوتا ہے پھر اسی پر بس نہیں آگے چلکر گرنتھ صاحب کا ایک ایسا زبردست شلوک ہے جو نہایت آسانی سے ان تمام شک و شبہات کو دور کر دیتا ہے اور حضرت باوا صاحب کا اسلام نہایت ہی صفائی اور عمدگی سے ایک حق کے دلدادہ کے پیش کرتا ہے چنانچہ گرنتھ صاحب صفحہ ۲۹۰ میں یہ لکھا ہے۔

جو رسول کو یاد نہیں کرتے وہ دوزخی ہیں

اٹھے پہر بھوندے رہن کھاون سنڈے سوال
دوزخ پوندے کیوں رہن جان چھڈا دی رسول

وہی لوگ ہر وقت دکھوں میں مبتلا اور سرگرداں رہتے ہیں اور حد سے زیادہ تکالیف اٹھاتے ہیں اور وہی لوگ اپنے آپ کو دوزخ کے سپرد کرتے ہیں۔ جو رسول کو یاد نہیں کرتے اب دیکھو کیسی واضح اور کھلی کھلی شہادت ہے اب ہم نہیں سمجھتے کہ اس شہادت سے بڑھ کر اور کونسی شہادت ہو سکتی ہے کہ حضرت باوا صاحب نے کہیں یہ ہی شلوک کہا ہے کہ وہ لوگ تکالیف اور مصائب میں سرگرداں رہتے ہیں جو ہر ہا اور شری کو یاد نہیں کرتے ہو تمام گرنتھ اور جنم ساکھی ٹٹولو اور ورق گردانی کرو آپ ہرگز ہرگز کوئی ایسا شلوک نہیں پاؤ گے صرف اسی پر اکتفا نہیں آگے چلکر حضرت باوا صاحب نے نہایت ہی وضاحت اور صراحت کے

قرآن مجید کو فضیلت ہے

ساتھ قرآن مجید یا بہ الفاظ دیگر اسلام کی حرمت کو کل ادیان سے فضیلت دی ہے اور حضرت باوا صاحب نے بغیر کسی لاگ لپیٹ کے نہایت ہی دھڑلے کے ساتھ کھلے بندوں اس امر کا اظہار فرمایا اور کل کتب کے ساتھ مقابلہ کر کے اس امر کو کمال وضاحت اور صراحت سے آشکارہ و مزین کر دیا کہ فی زمانہ جسے ہندو لوگ اپنی اصطلاح میں کل یگ کہتے ہیں اور مسلمان فتح اعوج کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس زمانہ میں جبکہ پاپوں کا زیادہ زور اور دنیا کثرت سے گناہوں میں ملوث ہے ایسے دھند کارہ کے زمانہ میں اگر کوئی کتب لوگوں کو گناہوں اور عصیان کی دلدل سے نکال کر تقویٰ طہارت کے باغیچہ میں لا سکتی ہے تو وہ صرف قرآن مجید ہی ہے اگر ایسے نازک وقت میں کوئی عمل دنیا کو ظلمت اور اندھیرے سے نکال کر روشنی کے میدہ پر لا کھڑا کریگا۔ تو وہ صرف قرآن مجید ہی ہے جیسا کہ حضرت باوا صاحب نے گرنتھ صفحہ ۸۳۶ پر فرمایا ہے۔

پت دن پوجا ست دن سنجم جب دن کلیہے جیو
ناد ہو دہو دہو تلک چڑا ہو بیچ دن سوچ نہوئی
کل پر دان کتیب قران پوتھی پنڈت رہے پران

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔ جو جاپاٹ بھی آجکل کام نہیں دے سکتا۔ چھوت چھات کا مسئلہ بھی ناکارہ ثابت ہوا۔ جنیو بھی کسی کام نہ آیا۔ اشنان کا کرنا اور ماتھے پر تلک قشقہ لگانے نے بھی کچھ کام نہ دیا۔ ہاں آج کل اس فتح اعوج کے زمانہ میں اگر کوئی کتاب کام آئی تو وہ صرف قرآن مجید اور محض قرآن مجید ہی تھا جس کے سامنے دیگر پوتھیوں (کتب) پنڈت اور پرانوں وغیرہ کی کچھ دال نہ گلی۔ اس جگہ دیکھو حضرت باوا صاحب نے کس طرح کھول کھول کر قرآن مجید کی فضیلت اور تقدیس بیان کی ہے۔ اب اس سے بڑھکر بھلا اور کیا خوقیت کا اظہار ہو سکتا ہے۔ اسی پر اکتفا نہیں دوسری جگہ جنم ساکھی کلاں صفحہ ۱۴۷ میں حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔

توریت زبور۔ انجیل ترے پڑھ سن ڈیٹھے وید
رہی قرآن کتاب کل یگ میں پر وار

حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں کہ توریت زبور۔ انجیل اور وید ان ہر سہ کتب کو خود بھی پڑھا۔ اور دوسروں سے پڑھوا کر بھی سنا اس زمانہ میں جبکہ دنیا میں پاپوں اور گناہوں کی کثرت ہو رہی ہے اگر کوئی کتب دنیا کو گناہوں سے بچا سکتی ہے تو وہ صرف قرآن مجید ہی ہے۔ اب دیکھو کہ حضرت باوا صاحب نے کس طرح پکار پکار کر اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ اس زمانہ میں اگر کوئی کتاب دنیا کو گناہوں سے بچا سکتی ہے تو وہ صرف قرآن مجید ہی ہے اور کوئی کتاب مساوی نہیں دے سکتی۔

مد

کہ کہیں وید پرانوں سے ستروں سے کتیبوں سے بھی حضرت باوا صاحب نے ایک جگہ فرمایا ہے

KHILAFAT LIBRARY

جناب مولوی غلام اکبر خانصاحب جی کی کرسی پر

مکرم معظم جناب مولوی غلام اکبر خانصاحب سابق وکیل ہائی کورٹ حال جج ہائی کورٹ حیدرآباد دکن ایک ہیں۔ سنجیدہ فہیم بزرگ ہیں اور حضور نظام حیدرآباد نے آپ کی خوبیوں کا عملی اعتراف کرکے آپ کو ہائی کورٹ کی ججی پر فائز فرمایا ہے۔ اگرچہ ہائی کورٹ کی ججی کی تنخواہ ان کے بڑی ہوئی پریکٹس کے سامنے شاید زیادہ وقعت نہ رکھتی ہو مگر ان شاء اللہ وقت قریب اور قریب آرہا ہے۔ جب حضور نظام ایسے دیانتدار اور سنجیدہ عہدہ دار کی اس سے زیادہ قدر افزائی فرما دیں گے۔ اور دیگر اہلکاران کے لئے مکرم خانصاحب کا نمونہ ایک ماڈل کا کام کرے گا۔ مسلمانوں میں ایسے تبدیلات بلاشبہ عنقا ہو رہی ہیں کہ ایک فرد مراتب علیہ پر فائز ہو کر دین جو درحقیقت فلاح دارین کا موجب ہے۔ سے لگاؤ رکھے۔ مگر مکرم خانصاحب ایک نہایت ہی دیندار بزرگ ہیں اور اسلام کی ترقی اور بہبودی کے لئے آپ کے دل میں ایک خاص سوز اور جذبہ ہے۔ اس لئے اس عمدہ انتخاب پر جہاں ہم مکرم خانصاحب کو تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ وہاں ہم حکومت نظام کو بھی تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں کہ اس نے ایک ایسے متدین اور لائق و فائق شخص کو اس مناسب عہدہ کے لئے منتخب کرکے جس کے وہ ہر طرح سے مستحق تھے۔ ریاست کے لئے ایک نہایت عمدہ نظیر قایم فرمائی ہے۔

جناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب ای۔ اے۔ سی کی فہرست میں

ہمارے مکرم و معظم دوست جناب چودھری محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ ضلع گورداسپور جو نہایت ہی محنتی اور کارکن ہیں جب سے آپ گورداسپور تشریف لائے ہیں پبلک اور عہدے دار سب آپ کے حسن سلوک کے بدل و جان گرویدہ اور شیدا ہیں۔ کام بالا آپ کے عمدہ کارگذاری پر نہایت خوش ہیں۔ چنانچہ اس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آپ کا نام سپرنٹنڈنٹی سے براہ راست ای۔ اے سی کی فہرست میں لیا گیا ہے۔ ایسا کارکن اور منصف مزاج عہدے دار جس قدر بھی ترقی کرے کم ہے۔ کیونکہ ایسا وجود جس قدر بھی ترقی کرے گا اسی قدر مخلوق کے لئے زیادہ مفید اور آرام دہ ہوگا ہم اس لئے جناب چودھری صاحب اور ان کے والد بزرگوار جو خاکسار کے نہایت ہی کرم فرما ہیں۔ تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

بمبئی حج کمیٹی کی صلاح

چونکہ حاجیوں کے لئے جہازوں کے ملنے میں بڑی مشکلیں واقع ہوئی ہیں اس لئے مناسب ہے کہ حتی الامکان عازمان حج کی تعداد میں کمی کی جائے ابتک حاجیوں کے جہاز کے جانے کی کوئی تاریخ معین نہیں ہوئی اور جہازی کمپنیوں نے جہاز کے بارہ میں اب تک کوئی جواب نہیں دیا اور کئی وجوہ سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ اب کے ایک جہاز کے منے میں بھی بڑی دقت واقع ہوگی اس لئے ظاہر ہے کہ عازمان حج کو بمبئی پہنچنے کے بعد جہاز کا بہت انتظار کرنا پڑیگا۔ اور جہاز ملا بھی تو اس کا کرایہ بہت زیادہ ہوگا اور ساتھ ہی بمبئی کے ناقابل برداشت اخراجات کی زیر باری اس کے علاوہ ہوگی اور اگر جہاز میسر نہ آیا تو عازمان حج کو اتنی بیفائدہ تکلیف اور زیر باری کے بعد اپنے گھروں کو شکستہ دلی کے ساتھ لوٹنا پڑیگا ان حالات میں جو جنگ کی وجہ سے ناگزیر ہیں۔ بمبئی کی حج کمیٹی تمام عازمان حج کو انہیں کے آرام و نفع کے لحاظ سے یہ صلاح دیتی ہے

نہایت ہی مفید مذہبی کتابیں

سوانح عمری باوا نانک اس کتاب میں نہایت ہی محنت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر و باہر کیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک راجہ الاعتقاد و صلحاء اور ولی اللہ تھے۔ سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ملے گی قیمت مجلد ۱۴ر غیر مجلد ۱۲ر .....

فتح مبین - ایڈیٹر نور کا ایک زبردست آریہ پنڈت سے مباحثہ جس میں آریہ پنڈت کو اپنے منہ سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور سکھ صاحبان نے بھی گواہی دی آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت فی جلد ۴ر

گورکی بانی ایک ایم۔ اے پروفیسر کے جواب میں کہ باوا صاحب ہندو مذہب سے دور اور اسلام کے نور سے بہرہ ور ہیں اس کی خوبی اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے خاکسار ایڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی قیمت صرف ۴ر

آریہ دھرم کا پول - یہ رسالہ حقیقی معنوں میں آریہ دھرم کا پول ہے اس کی خوبی اسی سے ظاہر ہے کہ ایک سکھ سردار سپرنٹنڈنٹ نے اسکی ۱۰۰ کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کیں غرضیکہ قابل دید رسالہ ہے چند کاپیاں موجود ہیں قیمت ۲ر .....

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم یہ وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے کہ جس پر ہندوستان کے ۸ چوٹی کے اخبارات نے نہایت ہی عمدہ ریویو کئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول نے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے اس قدر پسند آئی کہ جنگ شروع سے لیکر آخر تک پڑھ نہیں لیا مجھے چین نہیں آیا بھلا اس سے بڑھکر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے صرف چند کاپیاں باقی ہیں قیمت صرف ۸ر .....

کفارہ یہ مسیحی صاحبان کا ایک بنیادی مسئلہ ہے اس پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کفارہ نامی معرکۃ الآرا رسالہ لکھا ہے کہ از روئے منقولی اور معقولی عقیدہ کفارہ غلط ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول نے اس رسالہ کو بہت پسند فرمایا ہمارے پاس صرف چند کاپیاں ہیں قیمت صرف ۳ر .....

شدھی کی اشدھی آریہ سماج کی مسلمہ شدھی پر برنی روشنی ڈالی گئی ہے منقولی اور معقولی دلائل سے اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کا مایہ ناز مسئلہ شدھی غلط ہے قیمت صرف ۱۶ر

نیر اسلام - ایک نو مسلم ایم۔ اے کی تصنیف ہے جس میں اس نے اپنے قبول اسلام کے وجوہات اور مسیحی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھائی گئی ہے قیمت ۵ر .....

دین الحق - احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت صرف ۸ر .....

بہارت برکش آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے سچ ہے کہ مصنف نے دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے قیمت ۸ر .....

فتح یزدان - ایک آریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکۃ الآرا کتاب ہے دلچسپ نکات سے لبریز ہے قیمت ۶ر .....

تدبیر اور تقدیر پر نہایت ہی معرکۃ الآرا رسالہ ہے اس نازک مسئلہ پر اس قدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ وا کا لفظ منہ سے نکل جاتا

نور پریس قادیان میں چھپ کر دفتر نور قادیان سے شائع ہوا